۲۱۱ع سنہ ۱۹۲۵ ۲۹۳۳

ائتونی بکتاب من قبل ھذا او اثارۃ من علم ان کنتم صدقین

الحمد للہ

رسالہ

حدوثِ وید

جسمیں

قدامت وید کا ابطال خود وید کی اندرونی شہادت سے
کیا گیا ہے

مع جواب الجواب

مصنفہ
مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری (مولوی فاضل)
مصنف تفسیر ثنائی و تفسیر القرآن وغیرہ

بفرمائش
خاکسار عطاء اللہ منیجر دفتر
اہلحدیث

آفتاب برقی پریس امرتسر میں محمد عبد اللہ سنہاس پرنٹر کے اہتمام سے طبع ہوا

بار چہارم

قیمت ۲/

ہفتہ وار اخبار

اہلحدیث

یہ اخبار کیا ہے؟ مجمع البحرین ہے۔ یعنی دین و دنیا کا مجموعہ۔
۲۲ × ۱۸ تقطیع کے ۱۶ بڑے صفحوں پر ہر جمعہ کے دن ہفتہ وار
امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ جس میں مضامین مذہبی، اخلاقی،
مسائل، فتاوے، اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات
وغیرہ درج ہوتے ہیں۔ ایک دو صفحوں پر دنیا بھر کی چیدہ
چیدہ خبریں بھی درج ہوتی ہیں۔ غرض یہ اخبار توحید و
سنت کا حامی۔ شرک و بدعت کا دشمن۔ مخالفین کے سامنے
ڈھال کا کام دینے والا۔ دنیا کی چیدہ چیدہ خبریں بتانیوالا
ہے۔ قیمت سالانہ پانچروپے (صر)

المشتہر

منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلے مجھے دیکھئے

آریوں نے نئے جوش سے اپنے بانی[1] کی تقلید میں بہت سے ایسے دعوے بھی کئے ہیں جن کا ثبوت اُنکے ذہن کے سوا کسی جگہ نہ ہو سکے۔ مثلاً یہ دعوےٰ کہ سب زبانوں کی اصل سنسکرت[2] زبان ہے جو اسوقت زمین کے چپہ بھر قطعہ پر بھی رائج نہیں۔ یا یہ کہ تمام دنیا میں روشنی، ہدایت، تہذیب، ترقی۔ وید ہی کے ذریعہ سے پھیلی ہے۔ حتّٰی کہ ریل، تار، توپ، بندوق وغیرہ آلات حرب وید ہی سے بنائے گئے ہیں۔

گو اہل علم تو ان باتوں کو سنتے ہی ہنسکر خاموش رہ جاتے ہیں۔ مگر یہ لوگ اُس خاموشی سے نتیجہ نکالا کرتے ہیں کہ ہمارے دعوے کی صداقت نے اُن کو خاموش کرا دیا۔

انہی عجوبہ قسم کے دعووں میں سے **قدامت وید** کا دعوےٰ ہے یعنی یہ کہ وید دنیا کے شروع سے ہیں۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ اُن کے ملہموں ہی سے دنیا شروع ہوئی ہے کیونکہ دنیا کے شروع میں چار رشی (اگنی۔ وایو۔ ادت۔ انگرس) جوان[3] جوان تبت میں پیدا ہوئے تھے۔ انہی پر چار وید نازل ہوئے۔ جنکو آج ایک ارب ستانوے کروڑ انتیس[4] لاکھ اڑھتالیس[4] ہزار نوسو چھیانوے[4] برس گذرے ہیں۔ ازاں بعد تمام دنیا کے باشندوں

---

[1] گو دیانندی کہلانے کو آریہ سماجی پسند کرتے ہیں (دیکھو اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ کالم ۲) مگر ہم اُن کو آریہ کہتے ہیں کیونکہ یہ لوگ اس نام کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

[2] اس دعوے کے ثبوت کیلئے آریہ جسقدر کوشش کرتے ہیں اسکا نمونہ اخبار ہتکاری امرتسر مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء کا بیجا تکلف ہے کہ ”توریت کی کتاب خروج باب ۳ کی ۱۳-۱۴۔ آیت میں جو am آئی (یعنی میں ہوں) ہے یہ اصل میں ادم (آئی) ہے“۔ پھر اس سے نتیجہ نکالا ہے کہ ”وید آدی شاستروں میں ادم ہی ایشور کا اسم اعظم کہا گیا ہے اور یہی خدا کا نام حضرت موسےٰ نے بیان کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ موسے کا اُستاد بھی کوئی آریہ ہوگا۔“ (صفحہ ۶ کالم ۳)۔ چشم بد دور کیا ہی تحقیق ہے۔ اول تو یہی غلط کہ حضرت موسے نے آئی ایم (I am) کہا ہو کیونکہ اُنکی زبان عبرانی تھی اور ”آئی ایم“ انگریزی ہے۔ دوم آئی ایم (میں ہوں) تو مرکب جملہ ہے اور ادم مفرد ہے۔ سماجی مترو! اسی تحقیق سے یورپ اور امریکہ کو فتح کروگے؟ آہ ؎

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا ✚ لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں۔

[3] دیکھو ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۱۹۲ طبع اول۔ [4] اس شمار کو بھی کئی سال گذرے ہیں۔

نے بس وید ہی سے علم، روشنی، ہدایت وغیرہ حاصل کئے۔ اتنے بڑے دعوے پر دلیل کیا؟ کچھ نہیں بجز سوامی دیانند کا قول۔ اسی گھمنڈ پر یہ لوگ ہمیشہ الہامی کتاب کی شروط میں یہ شرط مقدم لکھا کرتے ہیں کہ وہ کتاب شروع دنیا سے ہو۔

دنیا کی پیدائش اور وید کی قدامت کا مسئلہ علماء یورپ کی تحقیقات میں بڑی وضاحت سے ملتا ہے۔ مگر ایسی تحقیق کی جو آریہ پارٹی کے خلاف ہو اُن کے نزدیک جو جتنی بھی قدر و قیمت نہیں۔ جبتک سوامی جی مہاراج کے دستخط نہ ہوں آریہ سماج اُسکو عزت اور قبولیت کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتی۔ خصوصًا یورپ کی تحقیقات ان کے خلاف "بجوئے نہ ارزد" کی مصداق ہے۔ ہاں مسلمانوں کے خلاف ہو تو بڑی خوشی سے لکھا جاتا ہے کہ فلاں پروفیسر صاحب یوں لکھتے ہیں اور فلاں پرنسپل صاحب صاحب یوں رقمطراز ہیں۔

علمائے یورپ کی تحقیقات یہ ہے کہ آریہ قوم ایران سے ہندوستان میں آئی تھی مگر دیانندجی کہتے ہیں

"جب وید اسے نہیں[1] مانتا تو دوسرے غیر ممالک کے رہنے والوں کی من گھڑت باتوں کو عقلمند لوگ کبھی نہیں مان سکتے۔" (ستیارتھ پرکاش اُردو طبع اول صفحہ ۲۹۲)

لیکن کیا اتنے بڑے زبردست دعوے پر کوئی دلیل اتنی ہی قوی مدعی کے پاس ہے؟ آج تک تو نہیں پہنچی آئندہ کو معلوم نہیں۔ مگر جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ موجودہ پارٹی کے بڑے بڑے آرگن بھی اس سے زیادہ کمال نہیں رکھتے کہ سوامی جی کے مطلب کو سمجھ کر دوسروں تک پہنچا سکیں اور بس۔ ان میں صرف یہی کمال ہے کہ "آنچہ اُستاد ازل گفت ہماں میگویم" تو آئندہ ان سے کسی دلیل کی توقع محض خام خیالی بلکہ بوالہوسی ہے۔ اسلئے ان سے تو امید نہیں کہ ایسے زبردست دعوے کو کسی مضبوط دلیل سے ثابت کرینگے۔ لہذا ہم ہی اسکی نفی کے دلائل مختصر طور پر اس رسالہ میں لکھتے ہیں۔

طبع اول کے بعد اس رسالہ کے دو جواب آریہ مصنفوں نے دئے لیکن اُن مصنفوں میں ایک مصنف[2] تو اس قابل ہی نہیں کہ اُسکی کسی بات کا نوٹس لیا جاوے۔ صرف اُسکی تحقیق اور ایمانداری

---

[1] معلوم ہوتا ہی کہ وید میں آریوں کے ایران سے آنیکا انکار ہے پھر کیوں نہ وید شروع دنیا سے ہونگے۔ آریو! سنتے ہو؟

[2] مباشہ یوگندر پال آنجہانی ۔

کا نمونہ ہی ناظرین کو دکھا دینا ہی کافی ہے۔ آپ اسی رسالہ کے جواب میں حسب عادت شریفہ بالکل بے تعلق کہتے ہوئے ایک حدیث نقل کرکے اُسکا ترجمہ لکھتے ہیں جو معہ الفاظ حدیث حرف بحرف ہم نقل کر دیتے ہیں۔

"محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد

(ترجمہ) جو کوئی اس دین میں عقل کو دخل دیکر نئی بات ایجاد کرے یا نئی تحقیقات کرے وہ مردود ہے۔

(پھر اس سے نتیجہ نکالا ہے کہ) معقول پسندی سے اسلام اور قرآن کو نفرت ہے۔" (قدامت وید صلا)

حالانکہ حدیث موصوف کا نہ یہ مطلب ہے، نہ یہ ترجمہ ہے بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہمارے دین میں از قسم عبادت کوئی ایسا کام ایجاد کرے جو دین میں سے نہیں یعنی کوئی عبادت نئی بنا دے۔ مثلاً پانچ نمازوں کی جگہ چھ تجویز کرے مہینہ کے روزوں کی جگہ دو مہینے کے بتلا دے یعنی از قسم عبادات کوئی ایسا کام نکالے جسکی اصل دین میں اجازت نہیں تو وہ کام رد ہے اور وہ شخص مردود ہے۔ نہ اس میں کسی علمی تحقیقات سے منع فرمایا ہے نہ اسمیں کسی ایجاد سے روکا ہے بلکہ صرف یہ فرمایا ہے کہ "عبادات کے متعلق کوئی بات اپنی طرف سے ایجاد نکرو"۔ سوامی دیانند نے بہت ٹھیک لکھا ہے کہ "جو گ ضدی متمرد اور سرکش ہوتے ہیں اور مذہب کی تاریکی میں پھنسکر عقل کو کھو بیٹھے ہیں وہی متکلم کے خلاف منشاء کلام کے معنی کیا کرتے ہیں۔" (ستیارتھ پرکاش اُردو طبع اول۔ دیباچہ صث)

سو ایسے متمرد مصنف کی تحقیقات علمی اور مذہبی کا اندازہ ناظرین اس ایک ہی مثال سے معلوم کرسکتے ہیں۔ ایسے سٹریل مصنف کی کسی بات کا جواب دینا گویا سٹریل بننا ہے۔ علاوہ اسکے اُس نے کوئی نئی بات نہیں لکھی۔ بلکہ وہی جن کا جواب ہم طبع اول میں دیچکے ہیں۔

دوسرے مصنف سوامی درشنانند جی سرسوتی ہیں۔[له] انہوں نے اپنے اخبار موسومہ "مباحثہ" میں اس رسالہ کے متعلق کچھ لکھا تھا۔ سو اس کا جواب حسب موقع عرض ہوگا۔ انشاءاللہ۔

له آج ہم ان دونوں کو اس دنیا میں نہیں پاتے اسلئے بیساختہ دلمیں آتا ہے " زندگانی مانیز جاودانی نیست"۔

قدامتِ وید کا ابطال

خود وید سے

چونکہ ہم دیباچہ میں ظاہر کر آئے ہیں کہ علماء یورپ کو آریہ پارٹی اپنے خلاف معتبر نہیں جانتی بلکہ سارا دار و مدار ویدوں پر رکھتی ہے اسلئے ہم کوئی دلیل ایسی نہ بیان کرینگے جو وید سے باہر ہو۔ وید کے چند ایک مقام پر تو یہ مسئلہ (کہ وید دنیا کی ابتدا سے نہیں) گویا صاف مذکور ہے۔ بعض مقامات پر بطور اشارے کے ہے۔ رگ وید - اشٹک ۸ - ادھیائے ۸ ورگ ۴۹ کا منتر ۲ سوامی دیانند نے اپنی کتاب "بھومکا" میں خود نقل کیا ہے۔ جسکا اُردو ترجمہ بابو نہال سنگھ آریہ ساکن کرنال نے یوں کیا ہے۔

"اے انسانو! تم میرے بنائے ہوئے پُر انصاف و بے تعصب راستی کی صفت سے موصوف دھرم پر چلو اور ہمیشہ اسپر قائم رہو۔ اور اسکے حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی مخالفت چھوڑکر آپس میں ملو تاکہ تمہارے درمیان اعلےٰ درجہ کا سُکھ ہمیشہ ترقی پاوے اور تمام دُکھ مٹ جاویں۔ تم آپس میں ملکر حجت تکرار اور مخالفانہ بحث کو چھوڑکر باہم محبت کے ساتھ بطریق سوال و جواب گفتگو کرو تاکہ تمہارے درمیان سچے علوم اور عمدہ صفات بخوبی ترقی پاویں اور تم صاحب علم و معرفت بن جاؤ۔ تم ہمیشہ ایسی لگاتار سعی و کوشش کرو کہ جس سے تمہارے دل علم کے نور سے روشن اور آنند سے بھرپور رہوں۔ تم کو دھرم ہی پر عمل کرنا چاہئے۔ ادھرم اختیار نہیں کرنا چاہئے (یہاں نظیر دیتے ہیں) جس طرح زمانہ قدیم کے صاحب علم و معرفت راستی شعار طرفداری و تعصب سے خالی عالم اور ایشور اور دھرم کے حکم کو عُزیز جاننے والے **تمہارے بزرگ** تمام علوم سے ماہر اور لائق و فائق **گذر چکے ہیں** مجھ عبادت کرنے کے لائق قادر مطلق وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کے حکم کی تعمیل یا میرے بنائے ہوئے دھرم پر عمل **کرتے رہے ہیں** اُسی طرح تم بھی اُسی دھرم کے پابند رہو تاکہ وید میں بتائے ہوئے دھرم کا تم کو بلاشک و شبہ علم ہو جائے"
(صـ ۹۴)

اسی کتاب (بھومکا مصنفہ سوامی جی) کا اردو ترجمہ لالہ منشی رام جالندھری (حال سوامی شردھانند بانی فتنۂ ارتداد) نے بھی کیا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"پرمیشور کہتا ہے کہ اے انسانو! میرا کہا ہوا انصاف پر مبنی، طرفداری سے بری، سچے اوصاف سے روشن جو دھرم ہے اس کو تم اچھی طرح حاصل کرو یعنی اس کے حصول کیلئے ہر قسم کے اختلافات کو چھوڑ کر اتفاق سے رہو جس سے تمہارا اعلے سُکھ ہمیشہ بڑھتا ہے اور ہر ایک طرح کا دُکھ دور ہووے۔ تم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہو کر باہمی غپ شپ اور مغالطہ وغیرہ اُلٹی بحث کو چھوڑ کر باہمی محبت سے سوال وجواب کے طریقہ پر تحقیق حق کرو تاکہ سچے علم اور اعلے اوصاف کی تم میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہے۔ تم لوگ اپنے علم حق کو سدا بڑھاتے رہو جس سے تمہارا من منور ہو کر تمہاری ہمت کو بڑھاوے تاکہ تم لوگ عالم ہو کر ہمیشہ راحت حاصل کرتے رہو۔ تم لوگوں کو دھرم کا کام ہی کرنا واجب ہے نہ کہ ادھرم کا۔ (اس میں تمثیل دیتے ہیں کہ) جو عالم نیک بے رعایت بزرگ پرمیشور کے دھرم کے برتی **تم سے پہلے گذر چکے ہیں** جس طرح کہ وے قادر مطلق پرمیشور کے **دھرم پر چلتے تھے** اُسی طرح تم بھی اُسی سچے دھرم پر چلو۔ جس سے ویدک دھرم بخوبی کے ساتھ ظاہر ہووے۔" (صفحہ ۱۵ جلد اول)

اِن دونوں ترجموں میں گو کسی قدر لفظی اختلاف ہے مگر ہماری غرض جس لفظ سے ہے وہ برابر دونوں میں ہے۔ جسکو ہم نے جلی قلم سے زیر خط لکھا ہے۔ ناظرین غور سے دیکھیں۔

اب ہم ذرا تفصیل سے بتلانا چاہتے ہیں۔ اس منتر میں ایشور حکم دیتا ہے کہ اے مخاطبو! تم اپنے سے پہلے لوگوں کی جو تمہارے بزرگ گذر چکے ہیں اُن کی تابعداری کرو۔ اس لفظ سے (کہ تمہارے بزرگ گذر چکے ہیں) صاف سمجھ میں آتا ہے کہ جوقت وید کی تصنیف یا نزول یا (بقول آریاں) الہام ہوا تھا اُسوقت دنیا کی آبادی اس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ بہت سے اُن میں نیک تھے اور بہت سے بد۔ اور ریفارمروں کو اصلاح کرتے ہوئے پہلے بزرگوں کی نظیر بتلانی پڑتی تھی جیسا کہ عموماً آجکل بھی ہر ایک قوم کے لیکچرار لیکچروں میں اپنے اپنے بزرگوں کے حالات سُنا کر اُن کی پیروی کی ترغیب دیا کرتے ہیں۔ قرآن

مجید میں جو قصے آئے ہیں اُن سے بھی یہی غرض ہے کہ بھلے آدمیوں کی چال اختیار کرو اور بروں کی روش سے بچو۔ چنانچہ اس مطلب کو قرآن شریف نے خود ہی واضح لفظوں میں بتلا دیا ہے فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (اے رسول تم پہلے لوگوں کے قصے بتلایا کرو تاکہ یہ لوگ اُن پر غور و فکر کیا کریں اور ہدایت پاویں)

اس منتر میں (جس سے ہم نے استدلال کیا ہے کہ وید شروع دنیا میں نہ تھے بلکہ بعد میں بنے ہیں) گو کسی طرح کی پیچیدگی نہیں صاف مضمون ہے ایسا کہ کسی شرح یا حاشیہ لگانیکا محتاج نہیں تاہم آریوں نے اس صاف اور سیدھی بات کو بھی ٹیڑھا کرنا چاہا ہے۔ چنانچہ سوامی درشنانند لکھتے ہیں۔

"آپ نے اس تقریر میں تمہارے بزرگ تمام علوم سے ماہر گذر چکے ہیں۔ اس فقرہ پر اعتراض کیا جسکی بابت جواب تحریر ہے۔ چونکہ دھرم کے معیار تین ہیں کلام الٰہی یعنی وید سمرتی یعنی شریعت۔ سداچار یا طریقت۔ اگر سوامی دیانند سرسوتی جی کی رگوید آدی بھاش بھومکا کو بھی بغور ملاحظہ فرما لیتے تو آپ پر ساری حقیقت کھل جاتی کیونکہ رگوید آدی بھاش بھومکا کے بھاشا ترجمہ میں ان تینوں اصولوں کا ذکر اسی منتر کے اخیر میں کیا ہے اور اس منتر سے سداچار پرمان کی تعلیم دکھلائی ہے۔ وہ بھی کیسے؟ سمجھا کر کہ جیسے تمہارے پہلے بزرگ تمام علوم سے ماہر ہو کر گذر چکے ہیں[۱] اسی طرح تم بھی اُن کی طریقت اختیار کرو یعنی جیسا کہ وہ دھرم کاریوں پر عمل درآمد کرتے تھے تم بھی اُسی طریقہ پر اپنی زندگی گذارو۔ مولوی صاحب چونکہ ایشر ازلی و ابدی ہے اس واسطے اُس کی صفات اور قول بھی ازلی ہیں۔ یہی تو وید کی مکمل تعلیم ہے۔ کیا ویدک اصول دیانندیوں کے دماغ کی بناوٹ ہے۔ نہیں مولوی صاحب وید خود بتلاتا ہے آپ اس منتر سے پہلے دو منتروں کو ملاحظہ کیجئے۔ جس میں لکھا ہے "تیہا پوروم کلپیت" یعنی پرماتما نے یہ سرشٹی ایسی رچی ہے جیسے پہلے رچی تھی۔ گویا ان منتروں سے سرشٹی

[۱] مہاراج ذرہ سوچ کر تو کہئے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ "گذر چکے ہیں" تو قدامت وید کی بنیاد اُکھاڑ رہا ہے۔ پھر آپ بھی وہی کہتے ہیں؟ (مصنف)

کو انادی ثابت کیا ہے۔ کیا خوب ہوتا کہ آپ نے سوال کرنے سے پیشتر ان منتروں کو دیکھ لیا ہوتا تاکہ اس منتر کی حقیقت آپ کے دل پر نقش ہو جاتی مگر آپ مانتے کیسے جبکہ قرآن مجید آپ کو اس کے برخلاف تعلیم دیتا ہے کہ سرشٹی انادی نہیں ہو سکتی ورنہ آپ کیا اتنی بھاری غلطی کھاتے کہ سب سے پہلے یا شروع سرشٹی یا دنیا میں وید منتر جبکہ پرماتما نے بنایا تو پہلے سرشٹی ہو چکی ہوگی۔ حضرت سب سے پہلے سرشٹی لکھنا ہی آپ کی علمیت کا ثبوت ہے کیونکہ سب سے پہلے سرشٹی ہو کیسے سکتی ہے۔ بتائیے سب سے پہلے سرشٹی کا آغاز[1] تو نہیں اور انجام ہے۔ بس ایک کنارہ والا دریا کس نے دیکھا ہے۔ دنیا میں جتنی اشیاء ہیں واجب الوجود اور ممکن الوجود اور ممتنع الوجود میں آجاتی ہیں۔ واجب الوجود شئے کی نہ پیدائش نہ ناش ممکن ہو سکتا ہے۔ اور ممکن الوجود شئے کی پیدائش اور ناش ممکن ہو سکتی ہے۔ سو آپ کی پہلی سرشٹی واجب الوجود اور ممکن الوجود میں نہ آنے سے ممتنع الوجود[2] ہے۔ بتلائیے ممتنع الوجود شئے کو کون تسلیم کر سکتا ہے۔ البتہ عرب کے بدو[3] تسلیم کریں تو کوئی نئی بات نہیں جنہوں نے

[1] مہاراج! یہ کس سے آپ نے سُنا کہ سرشٹی کا آغاز نہیں۔ یہی تو محل بحث ہے۔ ہمارا رسالہ "حدوث دنیا" ملاحظہ ہو۔ (مصنف)

[2] خوب کہی۔ کوئی پوچھے کہ دلیل کیا ہے؟ آریہ اور ایسا پاپ کہ دلیل بھی دیں؟ (مصنف)

[3] عرب کے بدوؤں کا علم تو سب دنیا نے دیکھ لیا کہ آجتک آریہ مہاشوں سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اُن کے مقابلہ پر دعوے اور دلیل میں مطابقت سمجھ سکیں اور یہ جان سکیں کہ دعوٰے کیا ہوتا ہے اور دلیل کیا۔ البتہ وید کے کم علم اور بے عقل مصنفوں کے علم و عقل کا حال ابھی مخفی ہے۔ مہاراج! آپ ہماری بات پر خفا نہ ہوں۔ سنئے وید کے مصنف اپنی کم علمی اور بے عقلی کا خود اقرار کرتے ہیں۔ غور سے سنئے۔ کان لگا کر سنئے۔

"اے پرمیشور! جس طرح عالم لوگ آپ کی پرستش اور پرارتھنا کرتے ہیں ویسے ہم لوگ بھی کریں۔ اے باریک بین عاقل! جس پرمیشور کے اوصاف کا بیان تیری عقل کرتی ہے ہم لوگ ملکر اسی کے نزدیک ہونیکی کوشش کریں۔" (رگوید منڈل اول سوکت ۱۴۱ منتر ۲)

(بقیہ صفحہ پر دیکھو)

خدا کو ازلی و ابدی مانا ۔ مگر مادہ وغیرہ اُسکے پاس کچھ نہ تھا ۔ ملک تھا ملکیت نہ داد۔
بس یہی تقریر تمام جواب کی جان ہے ۔ گو یہ بھی نیم لبسمل ہے ۔ اسلئے ہم نے اسکو نقل کیا ہے ۔ مگر صد شکر ہے کہ اسکا جواب ہم نے پہلے ہی دیا ہوا ہے اسلئے اُسی پر اکتفا کرتے ہیں ۔ زیادہ کرنے کی حاجت نہیں سمجھتے ۔

پس سنئے !

اسکی تفصیل کرنے کو پہلے وید کے متعلق آریوں کا مذہب بتلانا ضروری ہے ۔

ویدوں کے متعلق سوامی دیانند کا خیال ہے کہ وہ قدیم سے ہیں ۔ کیونکر؟ اس طرح کہ وید خدا کے کلام نفسی کا نام ہے اسی لئے وہ کہتے ہیں ۔ جیسے اس دنیا کے شروع میں وید ہوئے اُسی طرح اس سے پہلے دنیا میں بھی ہوئے تھے چنانچہ سوامی دیانندجی اس مطلب کو مفصل تقریر میں یوں ادا کرتے ہیں ۔

"چونکہ ویدوں کا ظہور ایشور سے ہوا ہے اسلئے اُن کا غیر فانی ہونا خود بخود ثابت ہے کیونکہ ایشور کی سب قوتیں غیر فانی ہیں ۔

سوال :- چونکہ وید لفظوں کا مجموعہ ہیں اسلئے اُن کا غیر فانی ہونا ممکن نہیں کیونکہ لفظ گھڑے کی طرح موضوع ہونے کی وجہ سے فانی ہے ۔ جس طرح گھڑا بنا ہوا ہے اُسی طرح لفظ بھی بنتا ہے اسلئے لفظ کے فانی ہونے سے ویدوں کا فانی ہونا بھی ماننا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷

اور سنئے !

"اے پرمیشور ! جس طرح پر عقلمند لوگ یگیہ کرنے والے تجربہ کار ۔ عالم لوگ آپ کی حمد و ثنا کرتے ہیں ۔ اُسی طرح پر ہم لوگ بھی کریں ۔" (ایضاً منتر ۵)

کہئے مہاشہ جی ! ایسے کم عقلوں اور بے علموں کی کتاب کا کیا ٹھکانا جنھوں ابھی تک عالموں کی ریس بھی نہیں کی صرف ارادہ ہی کرتے ہیں ۔ کیا ایسے مصنفوں کی تصنیف کو دنیا کے فلسفہ کا مخزن بتایا جاتا ہے ؟ سچ ہے ؎ ترا اژدہا گر بود یار غار ✤ ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار ۔
(مصنف)

چاہیئے ۔

جواب:۔ ایسا مت خیال کیجئے ۔ لفظ دو قسم کا ہوتا ہے ۔ ایک غیر فانی اور دوسرا موضوع ۔ جو الفاظ و معنے اور اُن کا باہمی ربط ایشور کے گیان میں موجود ہے وہ غیر فانی[ل] ہے ۔ اور جو الفاظ ہم لوگ استعمال کرتے ہیں وہ موضوع ہیں ۔ کیونکہ جس کا علم اور فعل دونوں غیر فانی طبعی اور ازلی ہوتے ہیں اُس کی تمام قوتیں بھی غیر فانی ہونی چاہئیں ۔ چونکہ وید ایشور کے علم سے پُر ہیں اسلئے ان کی نسبت فانی کہنا واجب نہیں ہے ۔

سوال:۔ جب یہ تمام دنیا پھر حالت علت میں چلی جائیگی تو اُس حالت میں تمام اجسام مرکب کثیف غائب ہو جائینگے ۔ اور پڑھنے پڑھانے اور کتابوں کا بھی نشان نہ رہیگا ۔ پھر آپ ویدوں کا غیر فانی بنا رہنا کس طرح مانتے ہیں ؟

جواب:۔ یہ (دلیل) تو کتاب ۔ کاغذ ۔ سیاہی وغیرہ چیزوں کی نسبت عائد ہو سکتی ہے یا ہم لوگوں کے فعل پر ۔ اس کے سوائے اور کسی بات پر صادق نہیں آسکتی ۔ وید چونکہ ایشور کا علم ہیں اسلئے اُن کا غیر فانی ہونا مانتے ہیں ۔ پڑھنے پڑھانے اور کتابوں کے فانی ہونے سے ویدوں کا فانی ہونا ثابت نہیں ہوتا ۔ کیونکہ وہ ایشور کے گیان میں ہمیشہ قائم اور موجود رہتے ہیں ۔ جس طرح اس کلپ کے اندر ویدوں میں الفاظ حروف معنی اور اُن کا ربط موجود ہے اسی طرح پہلے بھی تھا اور آگے بھی اسی طرح ہوگا کیونکہ ایشور کے علم میں غیر فانی ہونے کی وجہ سے کبھی فرق یا مغالطہ نہیں پڑتا۔" (بھومکا اردو صہ ۱۸)

اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہی وید ہر ایک دنیا کے شروع میں نازل ہوتے رہے ہیں پس ہم پوچھتے ہیں کہ اس دنیا کے شروع میں اگر پہلی دنیا کے بزرگوں کے حالات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے تو اسوقت بھی تو یہی وید تھے اور اُن میں یہ منتر بھی

[ل] کیا ہمارے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ اور معنی کا ربط خدا کے علم میں نہیں؟ ایشور انتریامی عالم الغیب ہے ۔ تو ضرور ہوگا ۔ پھر ہمارے الفاظ میں اور ویدوں میں کیا فرق رہا ؟ (مصنف)

ضرور ہی ہو گا۔ اگر اُس سے آگے چلیں تو اُس دنیا میں بھی ہو گا۔ یہانتک کہ ماننا پڑیگا کہ علم الٰہی میں جب یہ منتر تھا اُس سے پہلے بھی کچھ ایسے لوگ گذر چکے تھے جنکی نظیر بتلائی جاتی تھی (اور اگر یہ بحث دیکھنی ہو کہ دنیا کا سلسلہ قدیم نہیں بلکہ حادث ہے تو ہمارا رسالہ "حدوث دنیا" دیکھو)

علاوہ اسکے ایسی تمثیلیں اور نظیریں ایسے موقع پر بتلائی جاتی ہیں جہاں پر سامعین کو ایسے بزرگوں کا علم بھی ہو۔ یعنی وہ جانتے ہوں کہ وہ بزرگ ایسے تھے۔ گو بالاجمال ہو۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس دنیا کے لوگوں کو پہلی دنیا کے لوگوں کا کچھ بھی علم نہیں پہلی دنیا کا تو کیا ہوتا اس جون سے پہلی جون کا بھی علم نہیں۔ کیا کوئی دیانندی بتلا سکتا ہے کہ اس جون سے پہلے وہ کس جون میں تھا؟ پس ایسی تاکید سے جب اُن کو سمجھایا جاتا ہے کہ تم ان بزرگوں کی چال اختیار کرو جو ایسے تھے ویسے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ بزرگ ایسے تھے جن کے وجود کا علم اُسوقت کے حاضرین کو تھا۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل منتر بھی یہ مدعا بتلاتے ہیں کہ وید جن دنوں بنے ہیں اس زمانہ میں آبادی ایسی کثرت پر تھی کہ بنی آدم کا تمدن اس درجہ پر تھا کہ ایک قوم کی دوسری قوم سے محبت اور عداوت تک نوبت پہنچی ہوئی تھی۔

رگوید منڈل اول سوکت ۳۹ منتر ۲ میں مرقوم ہے۔

"اے فرمانبردار لوگو! تمہارے اسلحہ آتشین تیر و تفنگ وغیرہ مخالفوں کو مغلوب کرنے اور ان کو روکنے کے لئے قابل تعریف اور باستحکام ہوں۔ تمہاری فوج جرار موجب توصیف ہو۔ تاکہ تم لوگ ہمیشہ فتحیاب ہوتے رہو۔"

یجروید ادھیائے ۲۰ منتر ۵۰ میں یوں مرقوم ہے۔

"میں اُس محافظ کائنات صاحب جاہ و جلال نہایت زور آور اور فاتح کل تمام کائنات کے راجہ قادر مطلق اور سب کو قوت عطا کرنے والے پرمیشور کو جسکے آگے تمام زبردست بہادر سر اطاعت خم کرتے ہیں اور انصاف سے مخلوقات کی حفاظت کرنے والا اِندر ہے۔ ہر جنگ میں فتح پانے کیلئے مدعو کرتا ہوں اور پناہ لیتا ہوں۔"

رگ وید اشٹک اول ادھیائے ۳ ورگ ۱۸ منتر ۲ میں مرقوم ہے۔

"اے انسانو! تمہارے آیدہ آتشگیر اسلحہ اور تیر وکمان وغیرہ میری عنایت سے مضبوط اور فتح نصیب ہوں۔ بدکردار دشمنوں کی شکست اور تمہاری فتح ہو۔ تم مضبوط طاقتور اور کار نمایاں کرنیوالے ہو۔ تم دشمنوں کی فوج کو ہزیمت دیکر اُنہیں روگردان اور پسپا کرو۔ تمہاری فوج جرار د کارگذار اور نامی گرامی ہو۔ تاکہ تمہاری عالمگیر حکومت روئے زمین پر قائم ہو اور تمہارا حریف ناہنجار شکست یاب ہو اور نیچا دیکھے"۔

(دیانندی دوستو! وید کا جہاد سنتے ہو؟ زیادہ سننا چاہو تو ہمارا رسالہ جہاد وید دیکھو)

یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۴ میں مرقوم ہے

"اے انسانو! جو آفرینش سے پیشتر آفتاب وغیرہ جملہ نورانی عالموں کا پیدائش گاہ اور سہارا تھا۔ اور جو کچھ پیدا ہوا ہے۔ ہوا تھا اور ہوگا اُسکا مالک تھا۔ ہے اور ہوگا وہ زمین سے لیکر تا عالم آفتاب دنیا کو پیدا کرکے انتظام قدرت میں لئے ہوئے ہیں۔ اُس راحت مطلق پرماتما کی با محبت بندگی جسطرح ہم کریں اسی طرح تم لوگ بھی کرو"۔

اتھروید کانڈ ۶۔ انوواک ۱۰۔ ورگ ۹۷ منتر ۳ میں مرقوم ہے۔

"اے دشمنوں کے مارنے والے اصول جنگ میں ماہر بے خوف وہراس پرجاہ وجلال عزیزو! اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو اور بدفرجام دشمن کو شکست دینے کیلئے لڑائی کا سرانجام کرو۔ تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب کیا اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو تاکہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے لطف وکرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو"۔

اِن منتروں سے صاف ظاہر ہے کہ وید اسوقت بنائے گئے ہیں جسوقت بنی آدم کا تمدن اس کثرت پر تھا کہ کئی ایک قومیں آپس میں دوستانہ تعلق رکھتی تھیں۔ اور کئی ایک کا باہمی بغض وعناد تھا۔ جیسا کہ مذکورہ منتروں سے ظاہر ہے۔ اس مضمون کے بہت سے

ف ۱؎ اس رسالہ میں منتروں کے ترجمے ہم نے بھومکا اردو سے لئے ہیں۔ (مصنف)

منتر ویدوں سے مل سکتے ہیں۔ مگر چونکہ مدعا ثابت کرنے کو ایک اور سو کی نسبت برابر ہے اس لئے اُنہیں پر قناعت کیجاتی ہے۔

پھر تعجب ہے کہ ایسی صریح اندرونی شہادتوں کے ہوتے ہوئے بھی یہ دعوٰے کیا جاتا ہے کہ وید دنیا کی پیدائش کے شروع میں بنائے گئے یا نازل ہوئے ہیں۔

ان منتروں کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ یہ احکام راج کے متعلق ہیں یعنی راجہ کو حکم ہے کہ وہ اپنی فوج کو یہ سُنایا کرے۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ راجہ کو حکم ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ جسوقت یہ احکام اُن کو دئے گئے تھے وہ ان احکام کو سمجھتے تھے یا یونہی مہمل چھوڑے گئے تھے۔ راجہ بھی تو آخر کسی رعیت کا ہوتا ہے۔ جب راجہ ہوا۔ رعیت ہوئی۔ کوئی اُس راجہ کا دوسرا راجہ دشمن تھا۔ کوئی دوست۔ دشمنوں کے مارنے کی تیاریاں ہورہی ہیں۔ جس سے ہمارا اصل مطلب ثابت ہے کہ جس وقت وید بنے تھے اُسوقت دنیا کی آبادی اس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ کوئی قوم کسی قوم کی دشمن تھی۔ کوئی کسی کی دوست۔

چونکہ آریوں کا مسلّمہ اصول ہے کہ جو کتاب شروع دنیا سے نہ ہو وہ الہامی نہیں۔ اس لئے ان سے قوی امید ہے کہ اس رسالہ کو سُن کر وید کے الہامی ہونے سے صاف اور کُھلے لفظوں میں انکار کر دینگے۔

آریوں کی اس دعوٰے پر ایک زبردست دلیل

اس امر کا اظہار تو ہم پہلے ہی کر آئے ہیں کہ ایسے بڑے اہم دعوے پر آڑتے تو کیا خود سوامی دیانندجی نے بھی کوئی ایسی دلیل نہیں بتلائی جس سے اتنا بڑا دعوٰے صحیح ثابت ہوسکے۔ لیکن ناظرین حیران نہ ہوں کہ ایسی تعلیم یافتہ پارٹی نے کیا پھر بالکل ہی بے دلیل اس مسئلہ کو تسلیم کیا ہوا ہے۔ کہ وید قدیم ہیں؟ اسلئے ہم ایک زبردست دلیل اُن کی یہاں نقل کرتے ہیں۔ بابو نہال سنگھ ساکن کرنال ترجمہ بھومکا کے دیباچہ میں ایک زبردست دلیل سوامی کی تصنیف سے استنباط

کر کے لکھتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔

"یہ دنیا اور وید ہمعصر ہیں۔ اس بات کو آجکل کے عالم بھی عموماً تسلیم کرتے ہیں مگر اُن کی مذہبی پابندی اُن کو سچائی کے قبول کرنے سے روکتی ہے۔ دنیا کا زمانہ سوریہ سدھانت وغیرہ جیوتش کی کتابوں کے مطابق سوامی جی نے اس "تمہید تفسیر وید" میں بیان کر دیا ہے۔ پس خود اہالیان یورپ کے بموجب ویدوں کا بھی وہی زمانہ سمجھنا چاہئے۔ جب وید اپنا زمانہ آپ بتلاتے ہیں تو پھر دوسری شہادت کا تلاش کرنا فضول ہے۔ چنانچہ اتھرووید میں لکھا ہے کہ دنیا کے قدیم رہنے کو زمانہ اسطرح حاصل ہوتا ہے کہ دس[۱] ہزار سینکڑوں (یعنی دس لاکھ کے درجے) تک صفر دیکر اسپر ۲-۳- اور ۴ کو ترتیب وار ایزاد کرنا چاہئے (اتھرووید۔ پرپاٹک ۸ انوواک ۱ منتر ۲۱)

اس طرح دنیا کے قائم رہنے کا زمانہ چار ارب تبیس کروڑ سال ہوتا ہے جس میں سے ۱۸۹۸ء تک ایک ارب ستانوے کروڑ انیس لاکھ اڑتالیس ہزار نو سو ننانوے سال گذر چکے اور ۲۳۳۴۷۰۵۱۰۰۱[×] سال باقی ہیں۔" (ص ۵)

اس دلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ہمارے آریہ دوست علم **لاجک** (منطق) سے محض ناواقف ہیں اور علم مناظرہ کے توکوچہ میں بھی نہیں گئے۔

پہلا ہی فقرہ (کہ یہ دنیا اور وید ہمعصر ہیں) بحث طلب ہے ایسے ثبوت کو علم مناظرہ میں **مصادرہ علی المطلوب** کہتے ہیں یعنی دعوے ہی کو جزو دلیل بنایا جاوے۔ افسوس کہ اس فاضل مصنف نے اس پر غور نہ کیا کہ یہی فقرہ تو زیر بحث ہے کہ وید کی عمر دنیا کی عمر کے برابر ہے یا کم۔ مگر مصنف موصوف نے اسی کو پہلے اپنی دلیل کا مقدمہ بنا لیا۔ جن اہل علم نے اس مقدمہ کو تسلیم کیا ہے انکی دلیل بیان کرتے تو ہم بھی دیکھتے ورنہ

---

[۱] جناب والا! اس سے یہ کیونکر ثابت ہوا کہ وید اور دنیا ہم عصر ہیں۔ غائت سے غائت دنیا کی عمر معلوم ہوئی باقی وید کی عمر وہی ہے جو ہمارے پیش کردہ منتر بتلا رہے ہیں۔

× یعنی ۲- ارب ۳۴ کروڑ ۷ لاکھ ۵۱ ہزار اور ایک سال۔ (مصنف)

خالی اندھی تقلید سے کام لینا محققوں کا کام نہیں - ہاں یاد آیا کہ یہ عالم وہی تو نہیں جنہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ آریہ قوم ایران سے آئی تھی - جن کی تحقیق کو سوامی دیانند جی نے وید منتر کے مقابلہ میں نہایت ہی حقارت سے دیکھا (دیکھو صـ۲ رسالہ ہذا) پس اگر ایسے ہی عالم ہیں تو اُن کے جواب میں ہم بھی اتنا ہی کہنا کافی سمجھتے ہیں کہ جب وید خود بتلاتا ہے کہ میں دنیا کی آبادی اور تمدن کی ترقی کے وقت بنا ہوں تو پھر دوسرے کسی کی من گھڑت بات کو کیونکر تسلیم کیا جائے -

فاضل مصنف کا یہ بیان کہ اس بات کو آجکل کے عالم بھی عموماً تسلیم کرتے ہیں مگر اُن کی مذہبی پابندی اُن کو سچائی کے قبول کرنے سے روکتی ہے - یہی قابل اصلاح ہے - بلکہ یوں چاہئے تھا کہ وید کی قدامت نہ تو دلائل سے ثابت ہے نہ خود وید کے بیان سے بلکہ اُس کی نقیض کا ثبوت ملتا ہے - تاہم دیانندجی تو اپنی زبان کی پیچ سے اور آریہ محض اُن کی تقلید سے وید کو قدیم کہے چلے جاتے ہیں ندامت پر ندامت اُٹھاتے ہیں مگر پُرانی لکیر نہیں چھوڑتے -

ہاں مصنف موصوف نے اتھرووید کا منتر جو نقل کیا ہے - وہ بھی قابل غور ہے اُس منتر میں تو صرف دنیا کی عمر کا ذکر ہے کہ ۴ - ارب ۳۲ کروڑ سال ہوگی - مگر یہ امر کہاں سے معلوم ہوا کہ وید ابتداء دنیا سے ہیں - ویدنے دنیا کی عمر تو بتلائی کاش کہ اپنی عمر بھی بتلا دیتا - کہ میں دنیا کا توأم (جوڑا) ہوں تو آج آریوں پر جو اس مسئلہ کی وجہ سے مشکلات پیش آرہی ہیں - کیوں آتیں ؟

پس جب تک فاضل مصنف کا پہلا فقرہ (جو مصادرہ علی المطلوب ہے وہی دعویٰ اور وہی دلیل) کہ وید اور دنیا ہمعصر ہیں یعنی دونوں کی عمر برابر ہے ثابت نہ ہوئے منتر مذکور وغیرہ کسی کام نہیں بلکہ یوں سمجھئے کہ اُس فقرہ کے ثبوت ہونے پر منتر مذکور کی حاجت ہی نہ رہیگی - لیکن کیا یہ فقرہ ثابت ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں ؎

بنے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا
ہم اُلٹے بات اُلٹی - یار اُلٹا

کیا الہامی کتاب کا دنیا کے شروع سے ہونا ضروری ہے؟

الہامی کتاب گمراہ بندوں کی ہدایت کیلئے خدا کی طرف سے کسی برگزیدہ بندے پر نازل ہوتی ہے تاکہ وہ لوگوں کو بُرے کاموں کے بدنتائج سے اور بھلے کاموں کے نیک پھلوں سے آگاہ کرے ۔ بس اتنا ہی اصول سوچئے تو سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہ شرط کہاں تک غیر معقول ہے ۔ مثلاً عرب جیسے گمراہ ملک ہی کو دیکھئے اور ساتھ اُس کے اُس زمانہ کے رسل رسائل کے ذرائع بھی غور کیجئے کہ ایک ملک دوسرے ملک سے بالکل الگ تھلگ تھا ۔ وید عرب میں کیا ہوتے خود آریہ ورت ہندوستان میں بھی اُس کے جاننے والے شاید ایک دو ہی ہوں ۔ علی ہذالقیاس اُس کے نسخوں کی کثرت بھی ایسی ہی ہوگی ۔ کوئی شخص تاریخ سے نہیں بتلا سکتا کہ عرب میں کسی وقت اور کسی زمانہ میں وید کی اشاعت ہوئی ہو ۔ اشاعت تو کیا اُن کے کان بھی اس نام سے آشنا نہ تھے ۔ پھر اگر اُن کو اُن کے اُسی حال پر چھوڑا جاتا اور اُنہیں کی زبان میں نئی کتاب قرآن شریف کے ذریعہ اُن کو راہِ راست پر لانے کی کوشش نہ کیجاتی تو کون نہیں جانتا کہ آج عرب میں بت پرستی کا وہ زور ہوتا کہ ہندوستان میں کیا ہے ۔ سوامی دیانند اور آریے تو ہندوستان کیا صوبہ پنجاب ہی سے ابھی فارغ نہیں ہوئے تھے تو عرب جیسے خونخوار ملک کی طرف رخ کرنا اُن کو کہاں نصیب ہوتا ۔ خداوند تعالےٰ اس کی اصل وجہ خود بتلائی ہے ۔ ارشاد ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ
تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (پ ۳۰ ع ۲۳)

یعنی ”یہودی ۔ عیسائی اور عرب کے بت پرست کبھی اپنی بے دینی سے باز نہ آتے جبتک اُن کے پاس خدا کی طرف سے زبردست دلیل یعنی رسول نہ آتا ۔ جو اُن کو پاکیزہ کتابیں سناتا جن میں بڑے بڑے مضبوط مسئلے ہیں “

پس یہ شرط لگانے والے کہ الہامی کتاب دنیا کے شروع ہی میں ہونی چاہئے

اور ساتھ وید کو دنیا کے شروع سے ماننے والے آریہ بتلاویں کہ اگر وید ہی کے
بھروسہ پر دنیا کی ہدایت ہوتی تو آج دنیا میں کسقدر بت پرستی کا رواج ہوتا
کیونکہ توریت - انجیل - قرآن وغیرہ نے جو بت شکنی کی ہے یہ تو تم لوگوں
کے نزدیک صحیح نہیں - پھر ان ممالک میں توحید ہوتی یا بت پرستی ؎

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

نیز اس بات کا ثبوت بھی وہ نہیں دے سکتے کہ وید نے فلاں فلاں ملک
میں اپنا اثر پہنچایا تھا - جو اُن لوگوں کی غفلت اور سہل انگاری سے مٹ گیا -
بخلاف اس کے تمام دنیا دیکھ رہی ہے کہ وید نے صرف ہندوستان میں
جو اپنا اثر دکھایا وہ بھی یہی کہ ؎

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

اس بحث کو تفصیل کے ساتھ دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ "حق پرکاش" بجواب
ستیارتھ پرکاش دیکھنا چاہئے ۔

کتب خانہ ثنائی امرتسر کی مختصر فہرست کتب

(قادیانی مشن)

شہادۃ القرآن۔ اثبات حیات مسیح میں بے نظیر کتاب۔ حصہ اول ۳۴ر حصہ دوم ۳ر کل ۵۳ر
دونوں کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔

الہامات مرزا۔ الہاموں کی کافی تردید ۱۲ر

مرقع قادیانی۔ مرزا صاحب قادیانی کی تردید ۶ر

تاریخ مرزا ۸ر فتح ربانی ۶ر

نکاح مرزا۔ آسمانی نکاح مرزا کی تفصیل ۲ر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان ۲ر

فاتح قادیان۔ مرزا صاحب کے آخری فیصلہ پر مفصل انعامی مباحثہ لدھیانہ . . ۶ر

فسخ نکاح مرزائیاں۔ متفقہ فتوے علماء اسلام ۴ر

عقائد مرزا۔ مفید رسالہ . . ار

شہادات مرزا ۴ر

فیصلہ آسمانی۔ ہر سہ حصہ قیمت ۵ر

الخبر الصحیح۔ قبر مسیح کی تحقیق . . ۲ر

(آریہ مشن)

حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش ۳ر

ترک اسلام۔ دھرمپال کے ترک کا جواب ۱۲ر

الہامی کتاب قرآن کے الہامی ہونیکا ثبوت ۳ر

بحث تناسخ۔ تناسخ پر مکمل بحث ۴ر

ثمرات تناسخ۔ تناسخ کے نتائج ۶ر

حدوث وید۔ ویدوں کی قدامت کا رد اور حدوث کا ثبوت . . ۲ر

حدوث دنیا۔ دنیا کے حدوث کا ثبوت ۳ر

الہام۔ الہام پر بحث . . . ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ۔ ۲ر

مناظرہ خورجہ۔ خورجہ کی مصدقہ بحث آریوں سے ۴ر

مناظرہ جبلپور مباحثہ آریوں سے ۴ر

القرآن العظیم۔ قرآن اور وید کا مقابلہ ۳ر

تبر اسلام۔ بجواب تخل اسلام دھرمپال ۶ر

جہاد وید۔ ویدوں سے جہاد کا ثبوت ۳ر

مباحثہ گوشت خوری۔ قیمت ۶ر

(متعلقہ اہلحدیث)

اہلحدیث کا مذہب۔ اہل حدیث کے مسائل کا بیان ۸ر

تقلید شخصی و سلفی پر عالمانہ بحث ۸ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی دونوں مضمونوں پر بحث . . . ۶ر

علم الفقہ۔ مسائل فقہ کی تنقید ۳ر

آمین رفعیدین - دونوں مسئلوں کا ثبوت ۲ر
فتوحات اہلحدیث - ہائی کورٹوں کے
فیصلہ جات بحق اہلحدیث - . . . ۸ر
اجتہاد و تقلید - دونوں مسائل پر مفصل
اور دلچسپ بحث - ۸ر

(متعلقہ عام اہل اسلام)

تعلیم القرآن - بالاجمال قرآن شریف
کی تعلیم کا بیان ۲ر
قرآن اور دیگر کتب - مقابلہ دکھایا
گیا ہے ۲ر
اسلامی تاریخ - آنحضرت صلعم کے
حالات بطرز حکایات . . . ۳ر
خصائل النبی - ترجمہ شمائل ترمذی ۲ر
السلام علیکم - اسلامی سلام کے احکام ۲ر
ہدایت الزوجین - بیوی خاوند کے احکام
نکاح و طلاق کے مسائل - . . ۲ر
کلمۂ طیبہ - کلمہ شریف کی تفسیر ۲ر
توحید و تثلیث - دونوں مضامین ۳ر
حضرت محمد رشی - وید - انجیل اور
توریت سے نبوت کا ثبوت - . . ۳ر
ادب العرب - عربی صرف و نحو ۸ر

رسوم اسلامیہ - رسوم بدعیہ کا رد ۲ر
تقابل ثلاثہ - . . . . . عہ
دلیل الفرقان - اہلقرآن کا رسالہ متعلقہ
نماز کا مکمل جواب - . . . . سہ
ام القرٰی - مکہ معظمہ کی فضیلت ۸ر
خلافت محمدیہ - شیعوں کی تردید میں
لاجواب رسالہ - ۸ر
عصمت النبی - آنحضرت صلعم کی پاکدامنی
کا مکمل ثبوت ۳ر
عزت کی زندگی - وہ احکام جن سے
عزت کی زندگی حاصل ہو . . . ۲ر
میل و ملاپ - اتحاد کا سبق دینے والا
رسالہ ۴ر
لغات القرآن - جملہ الفاظ قرآنی کی تحقیق
انیق . . . . . عہ
البرہان العجاب - سورۂ فاتحہ خلف
الامام کی تائید ۸ر
نور العینین - شیخ حسین محدث بھوپال
یعنی عربی فتوے - جلد اول عہ
حیات طیبہ - حضرت مولانا اسمٰعیل شہید
دہلوی کی مفصل سوانحعمری (سے)

ملنے کا پتہ

منیجر دفتر اخبار اہل حدیث امرتسر (پنجاب)